سوال

(284) کمیشن پر کام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لوگوں کی اشیا اجرت لے کر فروخت کرتا ہوں، کیا شریعت میں اس طرح کا کاروبار جائز ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کمیشن پر مال فروخت کرنا جائز نہیں، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت پر کسی کا مال فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ فریقین راضی ہوں اور کسی کے ساتھ دھوکہ، فراڈ اور کذب بیانی نہ کی جائے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''دلالی کی اجارت لینا''[1]

ضرت عطا بن ابی رباح، ابراہیم نخعی اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم دلالی پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ نیز ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ''دلالی'' ایک باقاعدہ ادارے کے طور پر موجود تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ختم نہیں

نے دلالی کو ختم نہیں کیا بلکہ ان نقائص کی اصلاح فرمائی جو اس کاروبار میں موجود تھے، آپ نے فرمایا کہ کاروبار میں بہت سی باتیں بے جا اور لغو ہوتی ہیں نیز قسمیں بھی کھائی جاتی ہیں، اس کی تلافی صدقہ وخیرات سے کر دیا کرو۔[3]

ں کے علاوہ شہروں میں بڑے پیمانے پر اشیائے صرف دور دراز علاقوں سے آتی ہیں اور مال کے ساتھ تاجر موجود نہیں ہوتا، اگر ہوتا بھی ہے تو وہ سارا مال خود نہیں بیچ سکتا یا مقامی تجارتی پارٹیوں کے قابل اعتبار ہونے یا نہ ہونے کے متعلق اسے علم نہیں ہوتا، ایسے حالات میں اُس کے لیے مقامی ایجنٹ حضر

ں حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دلالی کا کاروبار جائز نہیں لیکن ہمارے رجحان کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ شہر کے اردگرد اور آس پاس کے لوگ اگر اپنی اپنی زرعی پیداوار شہر میں بیچنے کے لیے لاتے ہیں تو ان کے درمیان مداخلت نہ کی جائے تاکہ وہ ان اشیا کی خرید وفروخت فطری طریقے سے جا

ز دلالی کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر دھوکہ، فراڈ اور کذب بیانی والی دلالی ہو تو حرام اور ناجائز ہے اور اگر یہ برائیاں نہ ہوں بلکہ مفاد اور خیر خواہی مطلوب ہو نیز فریقین راضی ہوں تو جائز ہے بشرطیکہ اس کی شرح پہلے سے طے ہو اور اشیائے صرف سے دلال حضرات عمدہ مال اپنے لیے نہ رکھیں جیساکہ

---

[1] صحیح بخاری، الاجارات، باب: ۱۴۔

[2] ابوداؤد، البیوع: ۳۳۲۶۔

[3] نسائی، الایمان: ۳۸۲۸۔

[4] بخاری، الاجارہ: ۲۲۷۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:4، صفحہ نمبر:263

محدث فتویٰ